گوشۂ حج

فہمِ حدیث

# کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

○

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے ؟
حضورؐ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان۔
پوچھا گیا: اس کے بعد ؟
فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔
پھر پوچھا گیا: اس کے بعد ؟
فرمایا: حجِ مبرور (جو ریا' سمعہ' رفث' اور فسوق سے پاک ہو)۔ (بخاری' مسلم)

اعمال میں' حج کا جو بلند مقام ہے' وہ واضح فرما دیا گیا ہے۔ چوٹی کا عمل تو جہاد فی سبیلِ اللہ ہے' جسے حضورؐ نے اونٹ کے کوہان سے تشبیہ دی ہے' اس کا درجہ ایمان کے بعد رکھا۔ لیکن اس کے بعد حج کو سب سے افضل عمل قرار دیا۔ افضلیت مختلف پہلوؤں سے ہوتی ہے۔ اس لیے مختلف احادیث میں افضل اعمال کے تعین میں اختلاف سے کوئی الجھن نہ ہونی چاہیے۔

حج میں صرف اللہ کی خاطر' ترکِ گھر ہے' ترکِ وطن ہے' ترکِ علائق ہے' خرچ ہے' سفر ہے' مشقت ہے' جدوجہد ہے' وقت لگانا ہے۔ اس لیے یہ جہاد فی سبیل اللہ کی طرح کا عمل ہے۔

○

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: میں نے کہا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' ہماری نظر میں' جہاد سب سے افضل عمل ہے۔ تو کیا ہم جہاد نہ کریں ؟
آپؐ نے فرمایا: حجِ مبرور سب سے افضل جہاد ہے۔ (بخاری)

بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق' حضرت عائشہؓ کی جہاد کی درخواست کے جواب میں

وضاحت کرتے ہوئے' آپؐ نے فرمایا: تمہارا جہاد' حج ہے۔ (بخاری' مسلم)

ابن خزیمہ کی ایک روایت میں' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں:
میں نے پوچھا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟
آپؐ نے فرمایا: ان پر وہ جہاد فرض ہے جس میں قتال نہیں: یعنی' حج مبرور۔

نسائی' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بوڑھے' کمزور' اور عورت کا جہاد' حج اور عمرہ ہے۔

وہ جو جہاد (قتال) میں شریک نہ ہو سکیں' یا جن پر جہاد فرض نہ ہو' ان کا جہاد حج ہے۔ گویا حج ایسا عمل ہے جو معذور کے لیے قتال فی سبیل اللہ کا بدل ہے۔

○

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں:
ایک آدمی عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کر رہا تھا۔ وہ اپنی سواری سے گر پڑا' اور اس کے پاؤں تلے کچلا گیا۔
حضورؐ نے فرمایا: اس کو بیری کے پانی سے غسل دو' اسے اس کے اپنے کپڑوں کا کفن پہناؤ' لیکن نہ اس کا سر ڈھانپو' اور نہ اس کو خوشبو لگاؤ۔ یہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا' تو تلبیہ --- یعنی لبیک' اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ' حاضر ہوں' میرے رب' حاضر ہوں' کہتا ہوا اٹھے گا۔ (بخاری)

اللہ کو جو کچھ مطلوب ہے وہ ارادہ اور سعی ہے۔ آدمی اللہ کی راہ میں' اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے لبیک کہہ کر حاضر ہو جائے' کھڑا ہو جائے' نکل پڑے' تو اس کا اجر ثابت ہو جاتا ہے۔ یہ معاملہ ہر عمل کا ہے۔
یہاں حضورؐ نے میدان عرفات میں ہی فوت ہونے والے کو شہید کی طرح دفن کرنے کا حکم دیا' اور شہید کی طرح جو قیامت کے دن بہتے ہوئے خون کے ساتھ زندہ ہوگا' لبیک لبیک کہتے ہوئے کھڑے کیے جانے کی بشارت دی۔

○

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں:
میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: جس نے حج کیا' نہ جنسی خواہش کے پیچھے پڑا' نہ جانتے بوجھتے اللہ کی نافرمانی کی' وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا آج

ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ (بخاری' مسلم)

حج کی عبادت سراسر عشق و محبت سے عبارت ہے۔ یہ جہاد کی طرح کا عمل ہے۔ اسی لیے اس کا اجر اتنا عظیم ہے' کہ گناہوں کی مغفرتِ عام کا مژدہ ہے۔ لیکن حج کو نفس کی خواہشات کی پیروی' اور اپنے مالک کی ڈھٹائی سے نافرمانی' سے پاک کرنا شرط ہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاجی حلال مال خرچ کرکے' حج کے لیے نکلتا ہے' اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر کہتا ہے' لَبَّیکَ' اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ' تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ' تیری پکار اللہ نے سن لی' تیرے لیے خوش بختی ہے' تیرا زادِ سفر حلال ہے' تیری سواری حلال ہے' تیرا حج قبول کرلیا گیا' کہ گناہوں سے پاک ہے۔

لیکن جب وہ حرام مال خرچ کرکے نکلتا ہے' اور اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر' کہتا ہے' لبیک' تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: نہ تیری سنی گئی' نہ تیرے لیے خوش بختی ہے۔ تیرا زادِ سفر حرام ہے' تیرا خرچ حرام ہے۔ تیرا حج گناہوں سے لدا ہوا ہے' قبول نہ ہوگا۔ (طبرانی' اِصْبَہَانی)

محبوب کے گھر جائے' لباس بھی حرام ہو' کھانا پینا بھی حرام ہو' زادِ سفر بھی حرام' سفر خرچ بھی حرام۔ ہر چیز محبوب کو ناراض کرنے والی ہو تو اس کی کہاں سنی جائے گی' کیسے جواب ملے گا!

○

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں:

قربانی کے دن (۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا' اور پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ خاموش ہوگئے' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس مہینہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

پھر آپؐ نے پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے پھر خاموشی اختیار کی' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: کیا یہ البلدۃ (المکّہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

پھر آپؐ نے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے پھر سکوت فرمایا' یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: (آج کے دن سے) تمہارے خون' تمہارے مال' اور تمہاری عزتیں' تمہارے اوپر اسی طرح حرام ہیں' جس طرح تمہارے اس شہر میں' تمہارے اس مہینہ میں' تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے' (کہ قتل و غارت اور آبروریزی حرام ہیں)۔

(دیکھو)' تم جلد ہی اپنے رب سے ملاقات کرو گے' اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا' کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ (بخاری، مسلم)

حج کا حاصل زندگی میں' محبوب کی مخلوق کی حرمتوں کا پاس' اور ان سے اجتناب ہے۔ خون کی حرمت کا پاس تو بہت لوگ کرلیتے ہیں۔ مال کی حرمت کا لحاظ کم کرتے ہیں۔ رشوت' بغیر اجازت تصرف' دھوکہ سے حصول' یہ عام ہیں۔ لیکن عزت کے بارہ میں تو خیال بھی نہیں آتا کہ اس میں بھی' شراب اور سور کی طرح' غیبت' تمسخر' بدظنی' تجسس' ہمز' لمز' چغلی' حسد' کینہ جیسے اعمال حرام ہیں' جس طرح مکہ کا شہر' حج کا مہینہ اور حج کا دن حرام ہیں۔

○

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ میں قیام کیا' تاکہ لوگ آپؐ سے مسائل پوچھ سکیں۔ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا' اور کہا: مجھے معلوم نہ تھا' میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈا لیا؟

حضورؐ نے فرمایا: کوئی حرج (گناہ) نہیں' اب قربانی کرلو۔

دوسرا آدمی آیا اور پوچھا: مجھے پتا نہ تھا' میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی۔

حضورؐ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' اب کنکریاں مار لو۔

مختصر یہ کہ جس چیز کے بارہ میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ پہلے ہو گئی یا بعد میں' آپؐ نے ایک ہی جواب دیا: اب کرلو' کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

ابوداؤد' حضرت اُسامہ بن شریکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ تقدیم و تاخیر کے ہر سوال

کے جواب میں یہی فرماتے : کوئی گناہ نہیں۔ ہاں' جس نے مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالا اور ظلم کیا' اس نے گناہ کیا' اور وہ ہلاک ہوگیا۔

حج کے مناسک میں ہر تقدیم و تاخیر سے کوئی نہ کوئی جرمانہ لگ جاتا ہے۔ لیکن ان شدید پابندیوں کے بارہ میں بھی حضورؐ جس حکمت کی تعلیم دے رہے ہیں وہ غور سے دیکھیے۔ اصل گناہ انسان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے' مخلوق پر ظلم ہے۔ آج حال یہ ہے کہ خود ان کبائر کا ارتکاب کرتے ہیں جن کو اب گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا' دوسروں کی ان صغائر پر دارو گیر کرتے ہیں جن کو اب اصل دین سمجھ لیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اونٹ نگل جاتے ہیں اور مچھر چھانتے پھرتے ہیں۔

○

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا' اور فرمایا : لوگو' حج تم پر فرض کیا گیا ہے' پس حج کرو۔

ایک شخص (اقرع بن حابسؓ) نے پوچھا : یارسول اللہؐ' کیا ہر سال ؟

حضورؐ خاموش رہے' یہاں تک کہ انھوں نے یہی بات تین مرتبہ پوچھی۔

آپؐ نے فرمایا : اگر میں کہتا' ہاں' تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ اگر یہ ہر سال واجب ہو جاتا' تو تم اس پر عمل نہ کرپاتے' اس لیے کہ تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

پھر آپؐ نے فرمایا : جو چیز میں نہ بتاؤں' اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ ہوگئے کہ کثرت سے سوال کرتے تھے' پھر اپنے انبیا (کے احکام) کے بارہ میں اختلاف کرتے تھے۔ پس جب میں کسی بات کا حکم دوں' تو جتنا تمھارے بس میں ہو اس کی تعمیل کرو۔ اور جب میں کسی بات سے منع کردوں تو اسے چھوڑ دو۔ (مسلم)

حج کے ضمن میں دین کی ایک بنیادی حکمت واضح ہوگئی۔ دین آسان ہے۔ جو حکم جیسا دیا گیا ہے اس پر عمل کرلو۔ سوالات کرکے تنگیوں اور دشواریوں میں اضافہ نہ کرو۔ جیسے بنی اسرائیل نے گائے کے بارہ میں کیا۔

جب سوالات کر کرکے مسائل کا بار بڑھایا جاتا ہے' تو دین پر عمل کا بوجھ استطاعت سے باہر ہونے لگتا ہے۔ سوال کرنے کے بجائے جتنا بس میں ہو اتنا کرلو' اللہ سے استغفار کرتے رہو' اس سے اچھی امید رکھو۔

جب مسائل کی کثرت ہوتی ہے' تو اختلاف بھی بڑھتا ہے۔

---